# بجلی کا بل ادا کرنے پر زکوۃ ادا ہونے کی صورت

تاریخ:30-05-2025 ریفرینس نمبر:IEC-608

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ بکر مستحقِ زکوۃ ہے، اگر زید، بکر کے گھر کی بجلی کا بل آن لائن ادا کر دے تو کیا زید کی زکوۃ ادا ہو جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں اگر زید، بکر کے ذمہ لازم بجلی کے بل کی ادائیگی بکر کی اجازت سے کرے تو زید کی زکوۃ ادا ہو جائے گی۔اس لیے کہ مدیون یعنی مقروض شرعی فقیر کی اجازت سے زکوۃ کی رقم دائن کو ادا کی جائے، تو زکوۃ دینے والے کی زکوۃ ادا ہو جاتی ہے،اور ساتھ ہی مقروض کی ذمہ داری بھی ختم ہو جاتی ہے۔

لہٰذا جب بکر بجلی استعمال کر کے کمپنی کا مقروض بن چکا ہو،اور وہ زید کو اجازت دے دے کہ وہ اس کا واجب الادا بل ادا کر دے، تو ایسی صورت میں زید کے بل جمع کروانے سے زید کی زکوۃ ادا ہو جائے گی اور بکر کے ذمہ سے وہ واجب الادا بل بھی ساقط ہو جائے گا۔ہاں اگر بکر سے اجازت لیے بغیر زید نے بجلی کا بل ادا کیا تو اس صورت میں زید کی زکوۃ ادا نہ ہو گی۔

شرعی فقیر کی اجازت سے اس کا دَین ادا کرنا، جائز ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق درمختار میں ہے: ”دین الحي الفقير فيجوز لو بأمره“ یعنی: زندہ فقیرِ شرعی کی اجازت سے اس کا دَین ادا کر دیا تو جائز ہے۔

مذکورہ عبارت کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ، ردالمحتار میں فرماتے ہیں: ”(فیجوز لو بامرہ)ای یجوز عن الزکاۃ علی انه تملیک منه والدائن یقبضه بحکم النيابة عنه ثم يصير قابضا لنفسه“ یعنی: فقیرِ شرعی کی اجازت سے اس کا دَین ادا کرنا، جائز ہے یعنی زکوۃ

کے طور پر جائز ہو جائے گا اس بناء پر کہ زکوۃ دینے والے کی طرف سے مالک بنانا پایا گیا اور قرض خواہ نیابت کے طور پر پہلے مقروض کی طرف سے قبضہ کرے گا، پھر اپنی طرف سے قبضہ کرنے والا ہو گا۔

(ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد3، صفحہ342، مطبوعہ کوئٹہ)

بحرالرائق میں ہے: "لو قضى دين الحي ۔۔۔ إن قضاه بأمره جاز، ويكون القابض كالوكيل له في قبض الصدقة كذا في غاية البيان وقيده في النهاية بأن يكون المديون فقيرا" یعنی: اگر کسی نے زندہ شخص کا دَین مالِ زکوۃ سے ادا کر دیا۔۔۔ اگر اس کی اجازت سے ادا کیا تو جائز ہے (یعنی زکوۃ ادا ہو جائے گی) اور قبضہ کرنے والا یعنی قرض خواہ، مقروض کی طرف سے صدقہ میں قبضہ کے وکیل کی طرح ہو گا، یونہی غایۃ البیان میں ہے اور نہایہ میں قید ذکر کی ہے کہ مقروض فقیرِ شرعی ہو۔

(ملتقطا، البحرالرائق، جلد2، صفحہ261، مطبوعہ دارالکتاب الإسلامي)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: "زکوۃ کا رکن تملیکِ فقیر یعنی فقیر کو مالک بنانا ہے۔ جس کام میں فقیر کی تملیک نہ ہو، کیسا ہی کارِ حَسن ہو جیسے تعمیرِ مسجد یا تکفینِ میت یا تنخواہِ مدرسانِ علمِ دین، اس سے زکوۃ نہیں ادا ہو سکتی۔"

(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ269، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: "فقیر پر دَین (قرض) ہے، اس کے کہنے سے مالِ زکاۃ سے وہ دَین (قرض) ادا کیا گیا، زکوۃ ادا ہو گئی۔"

(بہار شریعت، جلد1، صفحہ927، مکتبۃ المدینہ کراچی)

**واللہ اعلم** عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ**

**ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی**

02ذو الحجۃ الحرام 1446ھ/30مئی 2025ء



نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔

دارالافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ

Email:appointment@iecdawateislami.com